

وہ حضرت قاسم نانوتویؒ کی اک نشانی ہے

جسے دیوبند کہتے ہیں وہ علمی راج دھانی ہے

جناب محمد عبدالشکور رضا قادری صاحب
کے بریلوی پمفلٹ کا
دیوبندی تجزیہ

مولف

مناظر اسلام محمد بن عثمان نوشہری حفظہ اللہ

 D GRAPHICS
+91-7889956355 +91-9906454678

ناشر : مرکز اہل السنۃ والجماعۃ نوشہرہ سرینگر

جناب محمد عبدالشکور رضا قادری صاحب کے بریلوی پمفلٹ کا دیوبندی تجزیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

آج سے قریباً دو مہینہ پہلے احقر کا تحریر کردہ ایک مضمون بعنوان کیا حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی کے انتقال پر ان کو عاشق رسول ﷺ کہ کر ان کیلئے دعاء مغفرت فرمائی تھی؟ منظر عام پر آیا تھا۔ یہ مضمون ایک سائل کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ اس مضمون میں احقر نے اس جھوٹے قصے کی حقیقت آشکارہ کر دی تھی اور جناب احمد رضا خان صاحب کے بارے میں حضرت اقدس حکیم الامت رحمہ اللہ کے ارشادات اور ان کا اپنا فتویٰ نقل کیا تھا جس سے کافی لوگوں کی غلط فہمی دور ہوئی اور اہلسنت والجماعت کو کافی فائدہ پہنچا الحمد للہ۔

اب آج عزیزم محمد معروف کی وسادت سے ایک پمفلٹ موصول ہوا جو کہ کسی محمد عبدالشکور رضا قادری نامی بریلوی کا لکھا ہوا ہے۔ یہ پمفلٹ بظاہر میرے مضمون کے جواب میں لکھا گیا ہے مگر اس کو ازاول تا آخر پڑھنے سے معلوم ہوا کہ اس پمفلٹ میں قادری صاحب احقر کے تحریر کردہ مضمون کے کسی ایک بھی حوالے کو جھٹلا نہیں پائے۔ قادری صاحب اصل موضوع سے باہر کی کچھ باتیں تو زیر بحث لائیں ہیں مگر احقر کے کسی ایک بھی حوالے کو جھوٹا نہیں کہ پائے الحمد للہ۔ اب قارئین یہ سوچ رہیں ہوں گے کہ جب قادری صاحب ہمارے مضمون کے کسی ایک بھی حوالے کا انکار نہیں کر پائے تو پھر قادری صاحب نے لکھا کیا ہے؟ اس سے پہلے کہ ہم اپنے قارئین کو قادری صاحب کی تحریر اور اس کی حقیقت سے آگاہ کریں پہلے ہم اپنا تحریر کردہ مکمل مضمون یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ قارئین کو بات سمجھنے میں آسانی ہو اور قادری صاحب کا غلط بحث بھی سمجھ میں آجائے۔

کیا

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے

جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی کے انتقال پر

ان کو عاشقِ رسول ﷺ کہہ کر ان کے لئے دعاءِ مغفرت فرمائی تھی؟

سوال : السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کیا حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے احمد رضا خان صاحب بریلوی کے انتقال پر ان کیلئے دعاءِ مغفرت کی تھی۔ نیز یہ کہا تھا کہ وہ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ہماری تکفیر وہ اس لئے کرتے تھے کیونکہ انہوں نے ہماری عبارات کا یہی مطلب سمجھا تھا؟

اس واقعہ کی تحقیق مطلوب ہے کہ آیا یہ صحیح ہے یا نہیں کیونکہ بعض خطباء حضرات اپنی تقاریر میں یہ واقعہ بیان کیا کرتے ہیں۔

بینوا توجروا

سائل: فیضانِ مختار وانی

ساکنہ: علامدار کالونی راولپورہ سرینگر۔

جواب : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

سوال میں مذکور واقعہ سراسر جھوٹ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ پر بہتانِ عظیم ہے۔ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے احمد رضا خان صاحب بریلوی کے انتقال پر نہ ہی اُن کے لئے دعاءِ مغفرت فرمائی اور نہ ہی ان کو عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بتایا۔ اس واقعہ کا حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

ہم اس جعلی واقعہ کی حقیقت بیان کرنے سے پہلے احمد رضا خان صاحب بریلوی کے متعلق حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کی کچھ اپنی عبارات نقل کرتے ہیں تاکہ بات بالکل صاف ہو جائے۔

(1) حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ، حضرت مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ و حضرت مولانا شہید رحمہ اللہ کیسی تو

ہستیاں، پھر افسوس ہے کہ ایسی مقدس ہستیوں کو کافر کہا جاوے العیاذ باللہ۔ پھر کیوں نہ ان لوگوں پر وبال آوے مگر یہ لوگ ایسے بدفہم ہیں کہ وبال کو کمال سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ان ہی میں ایک خاں صاحب نے خواب دیکھا کہ دوزخ کی کنجی میرے ہاتھ میں رکھی گئی۔ ان کے متبعین اور معتقدین نے اس سے یہ مطلب نکالا اور تعبیر بیان کی کہ علیحضرت جس کو چاہیں گے اپنے فتوے سے دوزخ میں داخل کر دیں گے۔ میں نے سن کر کہا کہ یہ تعبیر محض غلط ہے۔ کسی کو جہنم میں داخل کرنا کس کے اختیار میں ہے بلکہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ یہ لوگوں کے عقائد تباہ کر کے فاتح ہو رہے ہیں ابوابِ نار کے۔

(ملفوظات حکیم الامت/ ج: 4/ ص: 66)

اس ارشاد میں حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے احمد رضا خان صاحب بریلوی کو لوگوں کے عقائد تباہ کر کے انہیں جہنم کے راستے پر ڈالنے والا بتایا ہے اور اس سے پہلے اُن کو اصحابِ وبال میں شمار کیا ہے جسے کہ بدعتی اپنی بدفہمی سے کمال سمجھ بیٹھے ہیں۔

(2) حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اہل بدعت اکثر بدفہم ہوتے ہیں بوجہ ظلمت بدعت کے علوم و حقائق سے کورے ہوتے ہیں۔ ویسے ہی لغویات ہانکتے رہتے ہیں جس کے سر نہ پیر۔ مثلاً یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب محیط ہے اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مماثل پیدا کرنے کی اللہ کو قدرت نہیں۔ اس قسم کے ان کے عقائد ہیں۔۔۔۔۔ اور اب تو اکثر (بدعتی) شریر بلکہ فاسق و فاجر ہیں۔

(ملفوظات حکیم الامت/ ج: 7/ ص: 49)

یہ عقائد احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ہیں جن کے بارے میں حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ یہ سب فرما رہے ہیں اور آج حضرت رحمہ اللہ کے نام پر کیا کچھ بیان کیا جا رہا ہے۔ فیاللعجب

(3) حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے احمد رضا خان صاحب بریلوی کے بنائے ہوئے ایک شعر پر گفتگو کرتے ہوئے اس شعر کے بنانے والے پر فتویٰ کفر لگایا ہے (کیونکہ مشرک کافر ہی ہوا کرتا ہے ناکہ مسلمان) اور ساتھ میں فرمایا کہ اس میں کوئی تاویل بھی نہیں ہو سکتی۔

خان صاحب کا شعر:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

کیونکہ محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

(حدائق بخشش/ حصہ اول/ کلام اول)

حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کا فتویٰ :

اس اصرار علی الشریک کی وجہ سے (اس شعر کو بنانے والے) بھی اسی فتوے کے مستوجب ہیں جو شعر اول کے متعلق دیا جا چکا ہے (کہ یہ صریحاً شرک ہے اور اس صورت میں اس شعر کا بنانے والا مشرک اور خارج از اسلام سمجھے جانے کے قابل ہے)۔ اور کسی تاویل سے یہ حکم بدل نہیں سکتا۔ اس لئے کہ الفاظ بالکل صاف ہیں کوئی ان کی تاویل کرنا بھی چاہے تو کیا کر سکتا ہے۔

(امداد الفتاویٰ/ ج: 6/ ص: 76، 77)

کیا یہ واضح فتویٰ اور حضرت رحمہ اللہ کی دیگر عبارات دیکھنے کے بعد کوئی سلیم العقل آدمی یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ احمد رضا خان صاحب بریلوی کو عاشق رسول ﷺ سمجھتے تھے اور ان کی تحریک تکفیر میں ان کو معذور تصور کرتے تھے؟ ہرگز نہیں۔

اب آئیے سوال میں مذکور اس جعلی واقعے کی طرف۔

بریلوی حضرات اس واقعہ کیلئے جناب کوثر نیازی صاحب کا حوالہ دیتے ہیں۔

(دیکھئے: کوب نورانی بریلوی کی کتاب: سفید سیاہ/ ص: 105)

یہ جناب کوثر نیازی صاحب پکے بریلوی تھے اور 1994ء میں بریلویوں کے ایک جلسے میں بحیثیت صدر شامل ہوئے تھے۔

(دیکھئے: ڈاکٹر مجید اللہ قادری بریلوی کی کتاب: 25 سالہ تاریخ و کارکردگی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا/ ص: 71)

نیز نیازی صاحب بریلوی ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی شامت اعمال سے داڑھی منڈے بھی تھے۔

نیٹ پر انکی تصاویر موجود ہیں۔ کوئی بھی صاحب تلاش کر کے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

اندازہ فرمائیں کہ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ تو اپنی زندگی میں ایسی تعلیمات ارشاد فرمائیں جو کہ اوپر مذکور ہو چکیں مگر اُن کے انتقال کے بعد ایک پکا ٹھکانہ ڈاڑھی منڈا بریلوی اُن کے نام پر ایک داستان بیان کرنا شروع کر دے جو کہ حضرت رحمہ اللہ کی اپنی عبارات کے خلاف ہو۔ نیز حضرت رحمہ اللہ کے تلامذہ، مریدین اور ورثاء کو اس حکایت کی کوئی بھی خبر نا ہو بس صرف ایک نیازی صاحب ہی کو یہ داستان معلوم ہو جائے۔ سبحان اللہ۔

محقق العصر حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی فرماتے ہیں :

حیرت ہے کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے تیس جلدوں پر مشتمل ملفوظات بتیس جلدوں پر خطبات ہزار سے زائد تصنیفات میں کہیں بھی ایسی کوئی بات نہیں ملتی مگر ان کی وفات کے بعد نامعلوم مریدوں کے خطوط بریلویوں کو موصول ہونا شروع ہو جاتے ہیں کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ احمد رضا خان بریلوی صاحب کو معاذ اللہ عاشق رسول ﷺ مانتے ہیں۔ انتھی

کون سلیم العقل انسان یہ تسلیم کر سکتا ہے؟

اب بعض وہ اشخاص کہ جو زیادہ تحقیق و تمییز کا ذوق نہیں رکھتے بریلویوں کی دیکھا دیکھی میں اپنی تقاریر میں رنگ چڑھانے کے لئے اس جعلی داستان کو بیان کر دیتے ہیں۔ ہمارا ان کو خیر خواہانہ مشورہ ہے کہ تحقیق سے کام لیا کریں اور جھوٹی افواہ سن کر پھر اسے منبر پر بیان کرنے سے پرہیز فرمائیں۔

اب آخر میں اپنی بات کو حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود دامت فیوضہم العالیہ کی تحریر پر سمیٹتا ہوں اگرچہ اور بھی کچھ باتیں ذہن میں گردش کر رہی ہیں مگر فی الحال انہی معروضات پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ اگر آئندہ ضرورت پڑھی تو ان شاء اللہ مزید گزارشات بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دی جائیں گی۔

علامہ صاحب فرماتے ہیں :

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا عقیدہ اس (احمد رضا خاں صاحب کے) باب میں وہی تھا جو حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا تھا۔ یہ حضرات کسی درجے میں احمد رضا خاں (صاحب) کو عند اللہ معذور نہ سمجھتے تھے۔۔۔۔۔۔ آپ غور فرمائیں کہ کوثر نیازی (صاحب)

کے اس بیان میں کیا ذرہ صداقت ہو سکتی ہے؟۔۔۔۔۔ ایسی حکایات جو ان حضرات کے نام سے لوگوں نے بنا رکھی ہیں ہرگز لائق اعتبار نہیں۔۔۔۔۔ احمد رضا خاں (صاحب) نے علماء دیوبند کے بارے میں جو حرکتِ شنیعہ کی وہ بدینیتی پر مبنی تھی اور علماء دیوبند اس میں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہ تھے۔
(مطالعہ بریلویت/ ج: 5/ ص: 84)

مجھے امید ہے کہ سمجھنے کیلئے اتنی باتیں کافی وافی ہوں گی۔
اللہ پاک ہم سب کو دینِ حنیف کا صحیح فہم نصیب فرمائیں۔ کلمہ ایمان والی موت نصیب فرمائیں۔
آمین بجاہ النبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

راقم الحروف: محمد نعمان (نوشہرہ سرینگر)
خطیب جامع اہلسنت والجماعت مسجد ابو بکر رضی اللہ عنہ داند رکھاہٹہ مالو سرینگر

یہ ہے سائل کا سوال اور احقر کا سائل کے جواب میں لکھا ہوا مضمون جس کا اصل موضوع احمد رضا خان صاحب کے انتقال سے متعلق گھڑا گیا قصہ ہے۔ اب جناب محمد عبدالشکور رضا قادری صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ اس قصے کا ثبوت فراہم کرتے اور کہتے کہ نوشہری کا انکار درست نہیں ہے مگر وہ ایسا نہیں کر پائے۔ آپ قادری صاحب کا مضمون از اول تا آخر پڑھ لیں مگر آپ کو کہیں پر بھی اس قصے کا ثبوت نہیں ملے گا۔

بس پمفلٹ کے آخر میں قادری صاحب نے کسی ماہنامہ الرشید کا حوالہ دیا ہے کہ اس میں لکھا ہے کہ جب احمد رضا خان صاحب کا انتقال ہوا تو حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے انا للہ وانا للہ الیہ راجعون پڑھا تھا۔

جواب : پہلی بات یہ کہ یہ حوالہ ہماری نظروں میں جعلی ہے۔ ہم اس رسالے کو منظر عام پر لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو اس رسالے کو منظر عام پر لایا جائے۔

دوسری بات یہ کہ اگر اس حوالے کو دو منٹ کیلئے صحیح بھی مانا جائے تب بھی یہ حوالہ قادری صاحب کے کسی کام کا نہیں ہے کیونکہ بریلویوں کے یہاں رسائل پر کلی اعتبار نہیں ہوتا۔ چنانچہ قادری صاحب کے مفتی اعظم جناب مفتی اقتدار احمد نعیمی صاحب لکھتے ہیں : رسالوں اور ڈائجسٹوں پر کلی اعتبار نہیں کرنا چاہئے

(تقیدات علی المطبوعات/ص: 7)

اور تیسری بات یہ کہ چلو اب اگر ان دو باتوں سے آنکھیں بند کر کے اس حوالے کو مان ہی لیا جائے تب بھی اس میں یہ کہاں لکھا ہے کہ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے خان صاحب کو عاشق رسول ﷺ کہا تھا؟ لہذا یہ حوالہ قادری صاحب کے کسی بھی کام کا نہیں ہے اور قادری صاحب کا یہ لکھنا کہ اب حجت تمام ہوتی ہے بس خود کو اور اپنی بھولی بھالی عوام کو زبردستی تسلی دینا ہے اور کچھ نہیں۔

اتنی محنت سے پمفلٹ کو جمع اور شائع کرنے کے بعد بھی بریلویوں کا خان صاحب کے انتقال سے متعلق قصے کا ثبوت فراہم کرنے سے قاصر رہنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نوشہری کا جواب درست تھا جس کو جھٹلانے سے بریلویت عاجز ہے۔ لیکن چونکہ اپنی عوام کو خاموش بھی کرانا ہے جو کہ ان سے جواب کا مطالبہ کر رہی ہے اور بزبان حال ان سے کہہ رہی ہے کہ آخر کب تک صرف کھانے پینے میں مصروف رہو گے اٹھو اور اپنے خان صاحب کا دفاع کرو لہذا قادری صاحب نے اصل موضوع سے پہلو تہی کرتے ہوئے اپنے پمفلٹ میں اس بات پر زور لگایا ہے کہ تھانوی صاحب اور دیگر کچھ علماء دیوبند نے احمد رضا خان صاحب کی تعریف کی ہے۔ حالانکہ وہ تو اصل بحث ہی نہیں ہے بلکہ سوال اور جواب کا اصل موضوع تو احمد رضا خان صاحب کے انتقال کے متعلق گھڑا گیا جعلی قصہ ہے جس کا قادری صاحب کوئی ثبوت پیش نہیں کر پائے۔

اب ضرورت تو نہیں کہ قادری صاحب کی دیگر باتوں کا بھی جواب دیا جائے کیونکہ اصل موضوع کی طرف تو وہ آئے ہی نہیں اور جو ایک حوالہ برائے نام پیش کیا تھا اس کا حشر بھی قارئین ملاحظہ فرما چکے مگر اتمام حجت کیلئے قادری صاحب کی دیگر باتوں کا مختصر جائزہ بھی پیش خدمت ہے۔

سب سے پہلے قادری صاحب کا جھوٹ ملاحظہ فرمائیں

قادری صاحب احقر کے بارے میں لکھتے ہیں : سیدی اعلیٰ حضرت کے مندرجہ ذیل شعر پر کفر اور شرک کا فتویٰ دیا

(قادری پمفلٹ/ص: 1)

تبصرہ : یہ قادری صاحب کا مجھ پر جھوٹ ہے کیونکہ احقر نے احمد رضا خان صاحب کے شعر پر کوئی فتویٰ نہیں دیا بلکہ احقر نے حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کا فتویٰ نقل کیا تھا۔ لہذا قادری صاحب کا فتوے کی نسبت میری طرف کرنا جھوٹ ہے۔

اس کے بعد قادری صاحب نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے فتوے سے متعلق کچھ لے دے کی ہے اور

فتوے سے غیر متعلقہ کچھ آیات کا حوالہ دیکر سورة ال عمران آیت 26 کا بھی حوالہ دیا ہے۔ قادری صاحب آیت کا کچھ حصہ اور اس کا ترجمہ لکھنے کے بعد لکھتے ہیں : اللہ کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا۔

(قادری پمفلٹ/ص:2)

تبصرہ : قارئین کرام خود قرآن کریم کھول کر سورة ال عمران کی آیت 26 کو ملاحظہ فرمائیں اور پھر تحریک فکر رضا کے سربراہ اور اس کے کارکنوں سے پوچھیں کہ اس آیت کریمہ میں وہ بات کہاں لکھی ہے جو آپ کے قادری صاحب نے اس کے ذمے لگائی۔ ہمارا تجربہ ہے کہ وہ نہ تو اس سوال کا کوئی معقول جواب دینگے اور نہ ہی اس آیت کریمہ پر آئیں گے مگر ہم اپنے قارئین کو سورة ال عمران کی آیت 26 بتاتے ہیں تاکہ لوگوں کو قادری صاحب کی تحقیق اور حوالے کی اصلیت معلوم ہو جائے۔

اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں

قل اللهم ملك الملك توفى الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير انك على كل شيء قدير

(سورة ال عمران/آیت:26)

ترجمہ : کہئے کہ اے اللہ اے اقتدار کے مالک تو جس کو چاہتا ہے اقتدار بخشتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اقتدار چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے رسوا کر دیتا ہے تمام تر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قارئین کرام انصاف سے کام لیں اور بتائیں کہ اس آیت کریمہ میں وہ بات کہاں لکھی ہے جو رضا خانی پمفلٹ میں اس کے ذمے لگائی گئی؟ اسے کہتے ہیں بریلوی ٹیکسٹائلس میں تیار کردہ حوالہ۔ اللہ پاک حفاظت فرمائیں۔

الحمد للہ احقر حقیقت و مجاز، ذاتی و عطائی، تنہائی و لامتناہی اور محدود و لامحدود کے فرق کو جانتا ہے مگر قادری صاحب استدلال کرنے کے طریقے سے بے خبر معلوم ہوتے ہیں۔

آگے قادری صاحب نے کچھ حوالے دئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ احمد رضا خان صاحب کی تعریف فرماتے تھے۔

جواب : قطع نظر اس سے کہ آیا قادری صاحب کے نقل کردہ تمام حوالہ جات درست ہیں یا نہیں غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ تو خود احمد رضا خان صاحب کے خلاف بڑے سخت جملے فرما گئے ہیں بلکہ خان صاحب کے بنائے ہوئے شعر کے متعلق فتویٰ لکھتے ہوئے خود اپنے ہاتھ سے اس شعر کے بنانے والے کو مشرک اور اسلام سے خارج سمجھے جانے کے قابل لکھ گئے ہیں۔

چنانچہ ہم اپنے پچھلے مضمون میں ملفوظات حکیم الامت سے دو اور امداد الفتاویٰ سے ایک حوالہ نقل کر چکیں ہیں وہ یہاں مع تبصرہ پھر سے نقل کئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

(1) حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ، حضرت مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ و حضرت مولانا شہید رحمہ اللہ کیسی تو ہستیاں، پھر افسوس ہے کہ ایسی مقدس ہستیوں کو کافر کہا جاوے العیاذ باللہ۔ پھر کیوں نہ ان لوگوں پر وبال آوے مگر یہ لوگ ایسے بد فہم ہیں کہ وبال کو کمال سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ان ہی میں ایک خاں صاحب نے خواب دیکھا کہ دوزخ کی کنجی میرے ہاتھ میں رکھی گئی۔ ان کے متبعین اور معتقدین نے اس سے یہ مطلب نکالا اور تعبیر بیان کی کہ اعلیٰ حضرت جس کو چاہیں گے اپنے فتوے سے دوزخ میں داخل کر دیں گے۔ میں نے سن کر کہا کہ یہ تعبیر محض غلط ہے۔ کسی کو جہنم میں داخل کرنا کس کے اختیار میں ہے بلکہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ یہ لوگوں کے عقائد تباہ کر کے فاتح ہو رہے ہیں ابواب نار کے۔

(ملفوظات حکیم الامت/ ج: 4/ ص: 66)

اس ارشاد میں حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے احمد رضا خان صاحب بریلوی کو لوگوں کے عقائد تباہ کر کے انہیں جہنم کے راستے پر ڈالنے والا بتایا ہے اور اس سے پہلے اُن کو اصحاب وبال میں شمار کیا ہے جسے کہ بدعتی اپنی بد فہمی سے کمال سمجھ بیٹھے ہیں۔

(2) حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اہل بدعت اکثر بدفہم ہوتے ہیں بوجہ ظلمت بدعت کے علوم و حقائق سے کورے ہوتے ہیں۔ ویسے ہی لغویات ہانکتے رہتے ہیں جس کے سر نہ پیر۔ مثلاً یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب محیط ہے اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مماثل پیدا کرنے کی اللہ کو قدرت نہیں۔ اس قسم کے ان کے عقائد ہیں۔۔۔۔۔ اور اب تو اکثر (بدعتی) شریر بلکہ فاسق و فاجر ہیں۔

(ملفوظات حکیم الامت/ ج: 7/ ص: 49)

یہ عقائد احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ہیں جن کے بارے میں حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ یہ سب فرما رہے ہیں اور آج حضرت رحمہ اللہ کے نام پر کیا کچھ بیان کیا جا رہا ہے۔ فی اللعجب

(3) حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے احمد رضا خان صاحب بریلوی کے بنائے ہوئے ایک شعر پر گفتگو کرتے ہوئے اس شعر کے بنانے والے پر فتویٰ کفر لگایا ہے (کیونکہ مشرک کافر ہی ہوا کرتا ہے ناکہ مسلمان) اور ساتھ میں فرمایا کہ اس میں کوئی تاویل بھی نہیں ہو سکتی۔

خان صاحب کا شعر :

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

کیونکہ محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

(حدائق بخشش/ حصہ اول/ کلام اول)

حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کا فتویٰ :

اس اصرار علی الشریک کی وجہ سے (اس شعر کو بنانے والے) بھی اسی فتوے کے مستوجب ہیں جو شعر اول کے متعلق دیا جا چکا ہے (کہ یہ صریحاً شرک ہے اور اس صورت میں اس شعر کا بنانے والا مشرک اور خارج از اسلام سمجھے جانے کے قابل ہے)۔ اور کسی تاویل سے یہ حکم بدل نہیں سکتا۔ اس لئے کہ الفاظ بالکل صاف ہیں کوئی ان کی تاویل کرنا بھی چاہے تو کیا کر سکتا ہے۔

(امداد الفتاویٰ/ ج: 6/ ص: 76، 77)

قادری صاحب دھیان دیں کہ یہ نوشہری کا فتویٰ نہیں بلکہ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا فتویٰ ہے جس میں احمد رضا خان صاحب کے بنائے ہوئے شعر کے بنانے والے کو حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ اپنے ہاتھ سے مشرک اور اسلام سے خارج سمجھے جانے کے قابل لکھ رہے ہیں۔

یاد رہے کہ یہاں یہ بحث نہیں ہے کہ آیا یہ فتویٰ درست ہے یا نہیں کہ قادری صاحب اس فتوے پر جرح کرنا شروع کر دیں بلکہ بحث یہ ہے کہ آیا حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے احمد رضا خان صاحب پر فتویٰ لگایا ہے یا نہیں جو کہ بالکل ثابت ہو چکا ہے کہ مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے فتویٰ لگایا ہے اور بے شک لگایا ہے۔

ہاں اب قادری صاحب یہ سوال کر سکتے ہیں کہ ہم نے بھی تو تھانوی صاحب ہی کے حوالے نقل کئے ہیں انکا کیا؟ تو احقر اس سوال کا جواب دیتا ہے ملاحظہ فرمائیں

جواب (1) : قادری صاحب نے اس بارے میں جتنی کتب کا حوالہ دیا ہے ان میں کوئی ایک کتاب بھی حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی نہیں ہے۔ بلکہ کسی دوسرے شخص نے ان کی بات نقل کی ہے یا ان کی نقل شدہ بات نقل کی ہے۔ ایسے حوالہ جات بریلویوں کے یہاں معتبر نہیں ہوتے۔

(ا) چنانچہ بریلویوں کے محقق (اہلسنت؟) جناب غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں :

بزرگوں کے ملفوظات میں کچھ باتیں ان سے غلط منسوب ہو جاتی ہیں۔

(عبارات اکابر کا تحقیق و تنقید جائزہ/ حصہ اول/ ص: 391)

(ب) بریلویوں کے دوسرے محقق جناب ابوالکلیم محمد صدیق فانی صاحب لکھتے ہیں : ملفوظات میں صاحب ملفوظ کی عبارت بعینہا منقول نہیں ہوتی بلکہ یہ روایت بالمعنی ہوتی ہے اور سامع سے غلطی ہو جانا ممکن ہے جیسا کہ اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں۔

(آئینہ اہلسنت/ ص: 183)

(ج) ایک اور رضا خانی سید امتیاز حسین شاہ کاظمی صاحب لکھتے ہیں : ملفوظات کے ذریعے

صاحب ملفوظ پر طعن نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اکثر صوفیاء سے منسوب ملفوظات میں رطب و یابس کی بھرمار ہے اور ان کی کوئی تاریخی اور یقینی حیثیت بھی نہیں۔

(رونیداد مناظرہ گستاخ کون؟/ حاشیہ صفحہ: 530)

(د) یہی صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں : ان منسوبات و ملفوظات جبکہ ان کی تاریخی و حقیقی حیثیت بھی مسلم نہیں، کی بنا پر اولیاء اللہ پر کوئی طعن نہیں کیا جاسکتا۔

(رونیداد مناظرہ گستاخ کون؟/ حاشیہ صفحہ: 531)

ان حوالہ جات کے پیش نظر قادری صاحب یا کسی دوسرے رضا خانی کو حق نہیں بنتا کہ وہ ایسی کتب سے حوالہ پیش کریں اور حوالہ پیش کر کے خود کو ذلت کی اندھیر نگری میں دھکیل دیں۔

(2) جب یہ حوالہ جات بریلویوں کے یہاں معتبر ہیں ہی نہیں تو ان کا حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے فتوے سے مقابلہ کیسے ہو سکتا ہے؟

(3) یہ بھی بہت ممکن ہے کہ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے خان صاحب کے شعر پر شرک کا فتویٰ تو لکھ دیا مگر ان کو یہ معلوم نہ ہو پایا ہو کہ یہ شعر احمد رضا خان صاحب کا ہے اور نہ خان صاحب کی دوسری ایمان سوز عبارات پر وہ مطلع ہوئے ہوں اس لئے انہوں نے کبھی ایسی باتیں کہ دیں جو قادری صاحب نے نقل کی ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ خان صاحب کی کتابیں عام طور پر دستیاب نہیں ہوا کرتی تھیں جس کا اقرار اہل بریلی کو بھی ہے اور اہل دیوبند نے بھی اس بات کا تذکرہ فرمایا ہے۔

(ا) : چنانچہ ڈاکٹر غلام تحسین انجم بریلوی لکھتے ہیں : پریشانی یہ تھی کہ وسائل محدود ہونے کے سبب انکی (خان صاحب کی) تحریروں سے ہر کوئی استفادہ نہیں کر سکتا تھا۔

(مولا نا حشمت علی لکھنوی ایک تحقیقی مطالعہ/ ص: 98، 99)

(ب) : حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمہ اللہ خان صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں : آپ جو اپنی تصنیفات میں اکثر جگہ اپنے فتاویٰ کا حوالہ دیتے ہیں ان کا نہایت ہی مشتاق ہوں اور بہت کوشش کی مگر دستیاب نہ ہوئی

(رسائل چاند پوری/ ج: 1/ ص: 275)

(ج) : حضرت چاند پوری رحمہ اللہ ایک دوسری جگہ احمد رضا خان صاحب کو مخاطب بنا کر لکھتے ہیں :
 خان صاحب آپ کے یہاں کے اشتہار، رسائل مخالفین سے چھپائے جاتے ہیں۔ یہ بڑی بے جا
 حرکت ہے۔ مخالفین کے پاس رسائل، اشتہار نہ گئے تو طبع ہی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

(رسائل چاند پوری/ج:2/ص:13)

لہذا آج جناب محمد عبدالشکور رضا قادری صاحب کا حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کے ملفوظات سے
 اپنے خان صاحب کا دفاع کرنا مردود ہے کیونکہ اب ایسی بہت سی باتیں معلوم ہو چکی ہیں جو اُس وقت
 خان صاحب کی کتب مہیا نہ ہونے کے سبب لاپتہ غار میں روپوش تھیں۔

خلاصہ یہ کہ رضا خانیوں کے نزدیک ملفوظات کی عبارات معتبر نہیں ہیں، جب معتبر نہیں ہے تو اس کا
 حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے اپنے ہاتھ سے لکھے فتوے سے مقابلہ کرنا مردود ہے۔ حضرت تھانوی رحمہ
 اللہ کو جہاں تک علم ہو سکا انہوں نے وہاں تک اپنا فریضہ انجام دے دیا اور شرک کا فتویٰ صادر کر دیا باقی
 چونکہ اب ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے جس شعر پر شرک کا فتویٰ لگایا ہے وہ خان
 صاحب ہی کا ہے لہذا آج حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ایسی کوئی بھی عبارت قابل تسلیم
 نہیں ہے جس میں خان صاحب کی مدح کی گئی ہو۔

اس کے بعد قادری صاحب پہنچیں ہیں خطبات حکیم الاسلام پر۔

جواب : پہلی بات یہ کہ ناہی خطبات حکیم الاسلام کی فہرست حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ
 نے لکھی ہے اور ناہی انہوں نے اس کتاب کو خود لکھا ہے۔ نیز قادری صاحب کا یہ لکھنا کہ فلاں اور فلاں
 صاحب نے اس پر تقریظ لکھی ہے اور اس کی تصدیق کی ہے ہمارے لئے مضر نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی
 ضمانت نہیں کہ یہ رحمۃ اللہ علیہ کا جملہ یا اس کی نشانی ان کے مشاہدے کے وقت لکھی تھی یا بعد میں کاتب
 نے لکھ دی۔ بزرگوں کے ملفوظات کے غیر معتبر ہونے کے بارے میں ہم قادری صاحب کے گھر کے
 چار حوالے پہلے نقل کر چکے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ خطبات حکیم الاسلام کے جس مقام سے قادری صاحب نے حوالہ نقل کیا ہے وہیں آگے اسی کے متصل ہی قاری محمد طیب رحمہ اللہ کا یہ فرمان بھی درج ہے کہ : دارالعلوم (دیوبند) میں آپ آکے دیکھیں، کوئی ذکر یا چرچا ہے ہی نہیں، کون بریلوی اور کون وہ، سب اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ادھر (بریلویوں کی طرف) دیکھو تو ابجد کی ابتداء اس سے ہوتی ہے کہ وہ کافر، وہ کافر، وہ فاسق۔

(خطبات حکیم الاسلام/ ج: 7/ ص: 209 جو نسخہ ہمیں مہیا ہے)

دیکھئے قاری صاحب رحمہ اللہ بریلویت کے طریقہ کاری کیسی نقاب کشائی فرما رہے ہیں جس طریقہ کار کے بانی مبانی جناب احمد رضا خان صاحب ہیں۔

تیسری بات یہ کہ ہم پیچھے باحوالہ ثابت کر چکے ہیں کہ احمد رضا خان صاحب کی کتابیں عام طور پر دستیاب نہیں ہوا کرتی تھیں لہذا ہو سکتا ہے کہ کبھی قاری صاحب رحمہ اللہ نے یہ باتیں اپنی زبان سے کہیں ہوں جو کہ تحریک فکر رضا جموں و کشمیر کے کارکنندوں نے شائع فرمائیں ہیں مگر جب قاری صاحب رحمہ اللہ حقیقت حال سے واقف ہوئے تو دیکھئے کہ یہی قاری محمد طیب رحمہ اللہ اپنے ہاتھ سے اُس کتاب کی تقریظ لکھتے ہوئے نظر آتے ہیں جس کتاب میں احمد رضا خان صاحب کو کافر لکھا گیا ہے۔ چنانچہ حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمہ اللہ حضرت مولانا ابوالاوصاف رومی رحمہ اللہ کی کتاب بنام دیوبند سے بریلی تک کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: آپ نے پوری جماعت کی نمائندگی فرماتے ہوئے اکابر اسلاف سے مدافعت کافرِ یضہ انجام دیا ہے فجزاک اللہ عنا وعن جمیع المسلمین۔ کام بہت بڑا ہے جو حق تعالیٰ نے آپ سے لیا ہے، اس کی مبارک باد عرض ہے۔

(دیوبند سے بریلی تک/ ص: 3)

اس کتاب میں احمد رضا خان صاحب کو کافر لکھا گیا ہے۔ دیکھئے (صفحہ/ 148)۔

اب قادری صاحب پہلے غور سے قاری محمد طیبؒ کے فرمان کو پڑھ لے جو کہ ہم خطبات حکیم الاسلام کے حوالے سے نقل کر آئے ہیں اور پھر مولانا ابوالاوصاف رومیؒ کی کتاب پر قاری صاحبؒ کی لکھی ہوئی

تصدیق کو ذہن میں رکھ کر یہ بھی بتائیں کہ اعتبار کس کا ہوگا، نقل کردہ ملفوظ کا یا اپنی ہاتھ سے لکھی عبارت کا؟ نیز خان صاحب کی کتب مہیانہ ہونے کی مصیبت بھی قادری صاحب کے سر ہے۔

قادری صاحب نے لفظ مولانا پر بھی کافی واویلا کیا ہے کہ خطبات حکیم الاسلام میں احمد رضا خان صاحب کو مولانا لکھا گیا ہے۔

اس پر ہم قادری صاحب ہی کے گھر کا ایک حوالہ ان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں تاکہ قادری صاحب جوش کو چھوڑ کر ہوش سے کام لیں۔

قادری صاحب کے رئیس القلم جناب ارشد القادری صاحب لکھتے ہیں : مصنف (یعنی عبدالشکور قادری صاحب جیسے مصنف) کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ مولوی، مولانا اور ملا یہ الفاظ اسلام کی سند کے طور پر استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ ایک ٹائٹل ہے جو ایک مخصوص فن کی تکمیل کے بعد لوگوں کو ملا کرتا ہے۔

(زیر و بر/ص: 273)

امید ہے کہ قادری صاحب کی گرمی اتر گئی ہوگی اور وہ ایک گہری سوچ میں ڈوب گئے ہوں گے۔

الغرض یہاں بھی جناب عبدالشکور رضا قادری صاحب کو مایوس ہی ہونا پڑا اور ہمیں اس کا بہت افسوس ہے مگر کیا کریں ہماری مجبوری ہے کہ ہم قادری صاحب کو آئینہ دکھائے بغیر رہ نہیں سکتے کہ وہ جہالت کے سمندر میں کتنی گہرائی تک جا پہنچے ہیں۔

جیسے الفاظ قادری صاحب نے احقر کے بارے میں استعمال فرمائیں ہیں مثلاً جھوٹ، بددیانتی، مکروفریب وغیرہ اور جس کی ایک جھلک ان کے پمفلٹ کے نام ہی میں موجود ہے اگر ہم چاہیں تو ان سے دس گنہ زیادہ الفاظ قادری صاحب کے بارے میں استعمال کر سکتے ہیں اور وہ بھی کافی اچھی لفاظی میں جس سے قادری صاحب نابلد معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ان کی اردو کا اندازہ ہمیں ان کی تحریر سے ہو گیا ہے۔ مگر ہم قادری صاحب کو سدھرنے کا ایک موقعہ بخشتے ہیں۔ قادری صاحب ہوش کے ناخن لیں اور اپنی اور اپنی تحریک سے وابستہ افراد کی اصلاح فرمائیں۔

البتہ اتنی بات کہنے کا تو ہمیں حق حاصل ہے کہ وہ کون ہے جس کا کوریج (Cover Page) کے علاوہ چارورقی پمفلٹ قریباً دو مہینے میں سچ دھج کر آتا ہے اور اس میں علم و تحقیق کی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور وہ کون ہے کہ جسے دوپہر کو قادری صاحب کا پمفلٹ دکھایا جاتا ہے اور وہ اسی دن اس کا جواب لکھنا شروع کر کے بفضل اللہ تعالیٰ ایک ہی مجلس میں یہ سارا جواب لکھ کر فارغ ہو رہا ہے۔ پہلے صاحب ایک بریلوی ہیں جن کا نام محمد عبدالشکور رضا قادری ہے جن سے ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح فرمائیں گے اور دوسرا رقم الحروف ایک دیوبندی طالب علم ہے جس کا نام محمد نعمان ہے جو کہ اہل ایمان سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہے۔

اب احقر اپنے مضمون کو قادری صاحب کی ضیافت طبع کے لئے ان ہی کے ایک اور قاعد کی عبارت پر ختم کرتا ہے۔ قادری صاحب اور دیگر رضا خانی اس عبارت کو پڑھیں اور اپنی لاچارگی و بے بسی پر ماتم کریں۔

بریلویوں کے محقق (اہلسنت؟) جناب ابو عبد اللہ نقشبندی صاحب لکھتے ہیں : دیوبندیوں کے اشرف علی دیوبندی تھانوی ہی کا کام ہے کہ اس ظالم اور کافر گرنے بریلی میں رہنے والے تمام مسلمانوں کو مسلمان ماننے ہی سے انکار کر دیا۔ عبارت ملاحظہ ہو لکھا ہے اگر بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج تمام ساری بریلی مسلمان ہوتی۔۔۔۔۔ یعنی بریلی میں سارے کافر ہیں ایک بھی مسلمان نہیں استغفر اللہ

لیجئے قصہ ہی ختم ہو گیا۔ آپ خان صاحب کی توثیق تلاش کر رہے ہیں یہاں آپ کے مولوی صاحب کے بقول مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے سارے بریلی شہر کی تکفیر کر ڈالی ہے۔ ہائے افسوس۔

الجبہاے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اللہ پاک تمام مشرکوں اور بدعتیوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو کلمہ ایمان والی موت

نصیب فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

راقم الحروف: محمد نعمان (نوشہرہ سرینگر)

تاریخ نوشت: 3 اپریل 2019ء بروز بدھوار